

223764- تمتع کرنے والے نے قربانی کے عوض میں حج کے دوران تین روزے نہیں رکھے اور مکہ سے چلا گیا۔

سوال

اس شخص کا کیا حکم ہے جو حج کی قربانی کے عوض میں رکھے جانے والے روزے عشرہ ذوالحجہ گزر جانے کے بعد رکھے اور وہ سمجھتا تھا کہ: (مَلَّا شَيْئًا يَأْتِي فِيهِ الرُّجُوعُ) کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینے میں روزے رکھنے ہیں، وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ روزے حج کے دنوں میں رکھنے ہیں، اس شخص نے یہ تین روزے مکہ سے اپنے علاقے میں چلے جانے کے بعد بقیہ سات روزوں کے ساتھ رکھے ہیں، واضح رہے کہ اس نے ان روزوں کا اتنا موخر کیا کہ حج کا مہینہ بھی ختم ہو گیا تھا۔

پسندیدہ جواب

اول:

فہمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حج تمتع کرنے والا شخص اگر بدی کا جانور نہ پائے تو وہ حج میں تین روزے رکھے اور سات روزے گھر واپس آ کر رکھے، اس کی دلیل فرمان باری تعالیٰ ہے:

(فَمَنْ

لَمْ يَجِدْ فَهَيَا مُمْ مَلَّا شَيْئًا يَأْتِي فِيهِ الرُّجُوعُ إِذَا
رَجَعْتُمْ يَلِكُ عَشْرَةَ كَالْيَوْمِ

(

ترجمہ: پس جو شخص [قربانی] نہ پائے تو تین روزے حج کے ایام میں اور سات روزے جب تم واپس آ جاؤ، یہ مکمل دس روزے ہیں۔ [البقرہ: 196] انتہی

ماخوذ از: "الموسومة الفقهية" (13-12/14)

دوم:

واجب یہی ہے کہ تین روزے ایام تشریق سے موخر نہ ہوں، اس بارے میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ایام تشریق میں تین روزے رکھنا جائز ہے، اور ایام تشریق ذوالحجہ کی 11، 12 اور 13 تاریخ کو کہتے ہیں، اسی طرح ایام تشریق سے پہلے لیکن عمرے کا احرام باندھنے کے بعد بھی رکھ سکتا ہے، یہ بھی جائز ہے کہ یہ تین روزے تسلسل کے ساتھ یا الگ الگ رکھے، لیکن ایام تشریق سے موخر نہ کرے، جبکہ بقیہ سات دن اس وقت رکھے گا جب حاجی اپنے اہل

خانہ میں واپس لوٹ آئے گا، یہ سات روزے بھی مسلسل الگ الگ رکھے جاسکتے ہیں” انتہی
”مجموع فتاویٰ و رسائل ابن عثیمین“ (376/24)

اگر حج کے تین دنوں میں روزے نہیں رکھ سکا تو اس پر ان روزوں کی قضا ہے چاہے عذر کی بنا پر روزے چھوڑے یا بغیر عذر کے، البتہ بغیر عذر کے روزے ترک کرنے پر اس نے برا عمل کیا ہے اسے اپنے اس عمل کی اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی ہوگی، اپنے کیے پر پشیمان ہو اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم بھی کرے۔

دائمی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کہتے ہیں :

”اگر حج تمتع کرنے والا قربانی ذبح کرنے کی استطاعت نہ رکھے اور نہ ہی ان دنوں میں روزے رکھ پائے تو وہ بعد میں یہ روزے ضرور رکھے گا چاہے اپنے وطن واپس آ کر رکھے“
انتہی

”فتاویٰ اللہیۃ الدائمۃ“ (410/10)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”جو شخص دوران حج رکھے جانے والے تین روزے بغیر عذر کے اتنے مؤخر کر دیتا ہے کہ حج کے ایام گزر جاتے ہیں تو کیا اس پر فدیہ لازم ہے؟ صحیح بات یہ ہے کہ: اس پر فدیہ لازم نہیں ہے۔ البتہ بعض فقہائے کرام کے اس معاملے میں موقف پر تعجب ہوتا ہے کہ وہ فدیہ لازم قرار دیتے ہیں، حالانکہ اس شخص کے پاس فدیہ نہیں ہے، بلکہ اس کے پاس قربانی کی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے روزے واجب ہوئے تھے! تو ہم کہتے ہیں کہ: یہ تین روزے ایام حج میں رکھنا ضروری ہیں، لیکن اگر کوئی شخص ان روزوں میں تاخیر کا شکار ہو جاتا ہے خصوصاً اگر تاخیر کسی شرعی عذر کی بنا پر ہو تو پھر وہ رمضان کی طرح ان روزوں کی بھی قضا دے گا“ انتہی

”الشرح الممتع“ (180/7)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے یہ بھی پوچھا گیا تھا :

”ایک شخص نے حج تمتع کیا اور خیمے میں آگ لگ گئی جس کی وجہ سے اس کا سامان اور نقدی رقوم سب خاکستر ہو گئیں تو وہ قربانی نہیں کر سکا، تو کیا اب اس پر کچھ لازم ہے؟“

تو انہوں نے جواب دیا :

”ہمیں نہیں معلوم کہ اس بجائی نے کیا کیا ہوگا؟ روزے رکھے تھے اس نے؟ کیونکہ آگ تو آٹھ تاریخ کو لگی تھی، تو دس تاریخ آنے پر اس کے پاس پیسے نہیں ہوں گے، تو وہ روزے

رکھ سکتا تھا: گیارہ، بارہ، اور تیرہ تاریخ کے، نیز جب اپنے گھر واپس آتا تو بقیہ
سات روزے رکھ سکتا تھا؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ
تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَىٰ الرَّحْلِ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ
لَمْ يَجِدْ فَهَيَاؤُهُ أَكْلًا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا
رَجَعْتُمْ

[البقرة: 196]

ترجمہ: پس جو شخص عمرے کے ساتھ حج کا فائدہ بھی اٹھائے تو وہ میسر قربانی کر دے اور
جو نہ پائے تو تین روزے حج کے ایام میں اور سات روزے جب تم واپس آ جاؤ
- [البقرة: 196]

لہذا جب اس نے ایسا نہیں کیا تو اب اللہ کے حضور توبہ کرے اور گھر جا کر دس روزے
رکھے، تین قضا کے طور پر اور سات ادا کے طور پر۔

انتہی از مجموع فتاویٰ و رسائل ابن عثیمین (208/22)

اسی طرح دائمی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

”میں نے کئی سال پہلے فریضہ حج ادا کیا تھا لیکن میں نے عید کے دن قربانی نہیں کی
تھی؛ کیونکہ میرے پاس پیسے تھوڑے تھے، تو مجھے کہا گیا کہ: میں ایام حج میں تین روزے
رکھوں گا اور سات روزے اپنے وطن واپس جانے کے بعد رکھوں گا، لیکن میں اس بات کو
بھول گیا اور حج کے ایام میں تین روزے نہیں رکھ سکا، اسی طرح واپس آ کر بھی میں نے
سات روزے نہیں رکھے، تو اب کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔“

تو انہوں نے جواب دیا کہ:

”اگر آپ نے حج اور عمرہ دونوں اٹھے کئے تھے [یعنی حج تمتع یا قرآن کیا تھا] تو آپ
پر اپنے علاقے میں دس روزے رکھنا واجب ہے۔“ انتہی

فتاویٰ البیہ الدائمۃ (388/11)

اب چونکہ آپ نے دس روزے رکھ لیے ہیں تو اس طرح آپ نے اپنے ذمہ دس روزے چکا دیئے ہیں
، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عبادات قبول فرمائے۔

واللہ اعلم.